الجہاد

مالی امداد دینے والا
ہاں! یہ بھی مجاہد ہے

جہاد کے موضوع پر ایک
ایسی حسین تحریر جو آپ کی
معلومات میں اضافہ کرے گی

جہاد کی فرضیت
جہاد کس پر ہے
اور ایسی کونسی صورت ہے
کہ
تمام مسلمان جہاد کریں

از قلم
خلیفۂ مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ
حضرت علامہ مولانا محمد انوار احمد رضا قادری رضوی مصطفوی دامت برکاتہم العالیہ

زیر نگرانی
مولانا ابو الخیر محمد الطاف قادری رضوی

پیشکش
انجمن انوار القادریہ

جمشید روڈ نمبر 3 کراچی
فون 0300-9231183-4120794
0300-9201959-2435088

جملہ حقوق محفوظ ہیں

سلسلہ اشاعت:	(117)
کتاب کا نام:	"الجہاد"
از قلم:	حضرت علامہ مولانا انوار احمد رضا مصطفوی مدظلہ العالی
زیر نگرانی:	ابو الخیر مولانا محمد الطاف قادری رضوی
ناشر:	شعبہ نشر و اشاعت انجمن انوار القادریہ جمشید روڈ نمبر ۳ کراچی
سن اشاعت:	اکتوبر 2003ء
ہدیہ:	8 (آٹھ روپے)
تعداد:	2100 (اکیس سو)

نوٹ: بذریعہ ڈاک منگوانے والے حضرات قیمت اور ڈاک ٹکٹ ارسال کریں۔

انجمن انوار القادریہ (ٹرسٹ) کے زیر اہتمام وقتاً فوقتاً لوگوں کی اصلاح و خبر گیری کیلئے مختلف مسائل اور عنوانات پر کتابیں ولٹریچر شائع کئے جاتے ہیں۔ یہ کتاب "الجہاد" انجمن انوار القادریہ کی اشاعت کی (117) کڑی ہے۔

مقدس اوراق کا ادب کیجئے

ایسے اوراق جس میں اللہ جل جلالہ اور رسول اللہ (ﷺ) کا نام ہو۔ یا کوئی قرآنی آیت یا حدیثِ مبارکہ تحریر ہو۔ یا کسی نبیؑ صحابیؓ ولی یا عام مسلمانوں کے نام تحریر ہوں خصوصاً ان کی حفاظت کرنا اور ان کا ادب کرنا یہ ہماری ذمہ داری ہے۔ چنانچہ کہیں پر بھی آپ کو ایسی تحریر یا اخبار وغیرہ زمین پر گرے ہوئے ملیں تو فوراً ان کا ادب کرتے ہوئے انہیں محفوظ جگہ رکھ دیں یا مقدس اوراق کے تحفظ کیلئے جو ڈبے عموماً لگے ہوئے ہوتے ہیں ان میں ڈال دیں۔

ناشر: انجمن انوار القادریہ (ٹرسٹ) پاکستان

سوال :- کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ جہاد کیا ہے؟ اس کے فضائل اور فرضیت پر تسلی بخش جواب ارشاد فرمایا جائے۔

سائل محمد الطاف ساکن کراچی

الجواب بعون الملک العزیز العلام الوھاب

وقاتلوھم حتی لا تکون فتنة ویکون الدین للہ (بقرہ:۱۹۳)

صدق اللہ العظیم وصدق رسولہ النبی الکریم الامین

اٹھو تم کو شہیدوں کا لہو آواز دیتا ہے

قرآن مجید فرقان حمید میں اللہ رب العزت حکم ارشاد فرماتا ہے۔

(۱) اور ان (کفار) سے جنگ کرتے رہو حتی کہ فتنہ (کا زور) نہ رہے اور صرف اللہ تعالی کے دین (کا نظام قائم) ہو جائے۔

(۲) اور فرماتا ہے سو تم جہاں بھی مشرکین کو پاؤ ان کو قتل کردو (توبہ:۵)

(۳) اور فرماتا ہے اگر کفار تم سے جنگ کریں تو تم بھی ان سے جنگ کرو (بقرہ:۲۶) یعنی اگر مشرکین تم سے جنگ کی ابتدا کریں تو تم بھی ان سے مدافعانہ جنگ کرو۔

(۴) اور اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے ان لوگوں کو جہاد کی اجازت دی گئی جن سے لوگ لڑتے ہیں اس وجہ سے کہ ان پر ظلم کیا گیا اور بے شک اللہ ان کی مدد کرنے پر قادر ہے وہ جن کو ناحق ان کے گھروں سے نکالا گیا محض اس وجہ سے کہ کہتے تھے ہمارا رب اللہ ہے اور اگر اللہ لوگوں کو ایک دوسرے سے دفع نہ کیا کرتا تو خانقاہیں اور مدرسے اور عبادت خانے اور مسجدیں ڈھادیں جاتیں جن میں اللہ کے نام کی کثرت سے یاد ہوتی ہے اور ضرور اللہ اس کی مدد کرے گا جو اسکے دین کی مدد کرتا ہے بے شک اللہ قوی غالب ہے۔

(۵) اور اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے اللہ کی راہ میں ان سے لڑو جو تم سے لڑتے ہیں اور زیادتی نہ کرو بے شک اللہ تعالی زیادتی کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا اور ایسوں کو جہاں پاؤ مارو اور جہاں سے انہوں نے تمہیں نکالا تم بھی نکال دو اور فتنہ قتل سے زیادہ سخت ہے اور ان سے مسجد حرام کے پاس نہ لڑو جب تک وہ تم سے وہاں نہ لڑیں اگر وہ تم سے لڑیں تو انہیں قتل کردو کافروں کی یہی سزا ہے اگر وہ باز آجائیں تو بے شک اللہ مہربان ہے اور ان سے لڑو یہاں تک کہ فتنہ نہ رہے اور دین اللہ کے لئے ہو جائے اور اگر وہ باز آجائیں تو زیادتی نہیں مگر ظالموں پر۔

ان آیات کے علاوہ قرآن مجید میں اور بہت سی آیات جہاد کے بارے میں موجود ہیں جن میں جہاد کرنے کا حکم دیا گیا۔

فضائلِ جہاد کے بارے میں احادیث مبارکہ:-

(۱) صحیح بخاری و مسلم میں حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے حضور اقدس ﷺ نے فرمایا اللہ کی راہ میں صبح کو جانا یا شام کو جانا دنیا اور مافیہا سے بہتر ہے۔

(۲) مسلم شریف میں ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا سب سے بہتر اس کی زندگی ہے جو اللہ کی راہ میں اپنے گھوڑے کی باگ پکڑے ہوئے ہے جب کوئی خوفناک آواز سنتا ہے یا خوف میں اسے کوئی بلاتا ہے تو اڑ کر پہنچ جاتا ہے (یعنی نہایت جلد) قتل و موت کو اسکی جگہوں میں تلاش کرتا ہے (یعنی مرنے سے نہیں ڈرتا)

(۳) ابوداؤد و نسائی و دارمی میں ہے حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا مشرکین سے جہاد کرو اپنے مال اور جان اور زبان سے یعنی دین حق کی اشاعت میں ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار ہو جاؤ۔

(۴) ترمذی و ابوداؤد و دارمی میں ہے حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا جو مرتا ہے اس کے عمل پر مہر لگادی جاتی ہے یعنی عمل ختم ہو جاتے ہیں مگر وہ جو سرحد پر گھوڑا باندھے ہوئے ہے اگر مر جائے تو

اسکا عمل قیامت تک بڑھایا جاتا ہےاور فتنہ قبر سے محفوظ رہتا ہے۔

(۵) صحیح بخاری و مسلم میں ہے حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ کی راہ میں ایک دن سرحد پر گھوڑا باندھنا دنیا و مافیھا سے بہتر ہے۔

(٦) صحیح مسلم شریف میں ہے حضور ﷺ فرماتے ہیں ایک دن اور رات اللہ تعالی کی راہ میں سرحد پر گھوڑا باندھنا ایک مہینہ کے روزے اور قیام سے بہتر ہے اور مر جائے تو جو عمل کرتا تھا جاری رہے گا اور اس کا رزق برابر جاری رہے گا اور فتنہ قبر سے محفوظ رہے گا۔

ایک اور جگہ فرمایا ایک دن سرحد پر گھوڑا باندھنا دوسری جگہ کے ہزار دنوں سے بہتر ہے۔

جہاد کے مسائل وفضائل:۔

(۱) مسلمانوں پر ضروری ہے کہ کافروں کو دین اسلام کی طرف بلائیں اگر دین حق کو قبول کرلیں زہے نصیب حدیث شریف میں فرمایا اگر تیری وجہ سے اللہ تعالی ایک شخص کو ہدایت فرما دے تو یہ اس سے بہتر ہے جس پر آفتاب نے طلوع کیا یعنی جہاں سے جہاں تک آفتاب طلوع کرتا ہے یہ سب تمہیں مل جائے اس سے بہتر یہ ہے کہ تمہاری وجہ سے کسی کو ہدایت ہو جائے اور اگر کافروں نے دین حق کو قبول نہ کیا تو بادشاہ اسلام ان پر جزیہ مقرر کردے کہ وہ ادا کرتے رہیں اور ایسے کافروں کو ذمی کہتے ہیں اور جو اس سے بھی انکار کریں تو جہاد کا حکم ہے۔

(۲) مجاہد صرف وہی نہیں جو قتال کرے بلکہ وہ بھی ہے جو اس راہ میں اپنا مال صرف کرے یا نیک مشورہ سے شرکت کرے یا خود شریک ہو کر مسلمانوں کی تعداد بڑھائے یا زخمیوں کا علاج کرے یا کھانے پینے کا انتظام کرے۔

جہاد کی اقسام میں فقہاء احناف کا نظریہ:۔

ائمہ اربعہ کے نزدیک جہاد کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) فرض عین (۲) فرض کفایہ

(۱) فرض عین

اگر کسی اسلامی شہر پر کافر حملہ کریں تو اس شہر کے مسلمانوں پر اپنے شہر کے دفاع کے لئے جہاد کرنا فرض عین ہے اور اگر اس شہر کے مسلمان اپنا دفاع نہ کرسکیں تو اس کے قریب کے شہر والوں پر جہاد کرنا فرض عین ہوجائے گا علیٰ ہذا القیاس

اگر ایک اسلامی ملک اپنے دفاع کی استطاعت نہ رکھے تو اس کے قریب کے ملک پر اس ملک کے دفاع کے لئے جہاد کرنا فرض عین ہوگا۔

(۲) فرض کفایہ

اور اسلام کی تبلیغ کے لئے پہلے کافروں کو اسلام کی دعوت دینا اور اگر وہ اسلام کو قبول نہ کریں تو پھر ان سے جہاد کرنا فرض کفایہ ہے۔

شمس الائمہ سرخسی حنفی المبسوط جلد ۱۰ ص ۳،۲ دار المعرفہ بیروت پر لکھتے ہیں

پہلی قسم فرض عین ہے جب کفار پر حملہ کرنے کا عام حکم ہو تو ہر شخص اپنی قوت اور طاقت سے جہاد کرے یہ فرض عین ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

نکلو خواہ ہلکے ہو یا بوجھل (توبہ:۴۱)

اور فرماتا ہے

اے ایمان والو تمہیں کیا ہوگیا جب تم سے اللہ کی راہ میں نکلنے کے لئے کہا گیا تو تم زمین سے چمٹ کر رہ گئے کیا تم نے آخرت کے مقابلے میں دنیاوی زندگی کو پسند کرلیا؟ آخرت کے مقابلے میں دنیاوی زندگی کی متاع تو محض قلیل ہے۔ اگر تم راہ خدا میں نہ نکلے تو اللہ تعالیٰ تم کو دردناک عذاب دے گا (توبہ:۳۹،۳۸)

اور دوسری قسم فرض کفایہ ہے جس میں بعض مسلمانوں کے جہاد کرنے سے باقی بعض مسلمانوں سے جہاد ساقط ہوجاتا ہے کیونکہ جہاد کی وجہ سے مشرکین کی شوکت ٹوٹ جاتی ہے اور دین کو

غلبہ حاصل ہوتا ہے اور جہاد سے یہی مقصود ہے نیز اس لئے کہ اگر جہاد کو ہر وقت ہر شخص پر فرض کیا جاتا تو اس سے حرج واقع ہوتا کیونکہ مقصود تو یہ ہے کہ مسلمان دین و دنیا کی اچھائیوں کو پا سکیں اور بے خوف زندگی گذاریں اور اگر ہر شخص جہاد میں مشغول ہو گیا تو دنیا کے دیگر اصلاحی اور تعمیری کام انجام نہیں پا سکیں گے یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کبھی جہاد میں بنفس نفیس تشریف لے جاتے تھے اور کبھی دوسروں کو بھیجتے تھے حتی کہ آپ ﷺ نے فرمایا میری یہ خواہش ہے کہ کوئی جنگی قافلہ یا لشکر روانہ نہ کیا جائے مگر میں بھی اس میں شریک ہوں مگر میرے پاس سب کے لئے سواریاں نہیں ہیں اور میرے بغیر یہ خوش نہیں ہوں گے اور میری بڑی تمنا یہ ہے کہ میں اللہ تعالی کی راہ میں جہاد کرتا رہوں یہاں تک کہ میں شہید کر دیا جاؤں اور پھر زندہ کیا جاؤں اور پھر شہید کیا جاؤں۔

اس حدیث شریف میں بھی یہی دلیل ہے کہ جہاد اور مرتبہ شہادت اعلی درجہ کی عبادت ہے حتی کہ حضور ﷺ نے مرتبہ رسالت ہونے کے باوجود شہادت کی تمنا کی اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالی کی راہ میں جہاد کرنے والا اس شخص کی طرح ہے جو دن کو روزہ رکھے اور رات کو قیام، رکوع، سجود میں گزارے اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالی کی راہ میں صبح کرنا دنیا اور مافیہا سے بہتر ہے۔

جہاد کے بارے میں بے حد احادیث و آثار ہیں حتی کہ آپ ﷺ نے جہاد کو دین کی کوہان فرمایا ہے اور مسلمانوں کے امیر پر یہ لازم ہے کہ وہ جہاد کے لئے کوشش کرتا رہے یا خود جائے یا لشکر بھیجتا رہے۔

جہاد کس پر فرض ہے اور کب فرض ہے:-

بچوں، عورتوں اور غلام پر فرض نہیں یونہی بالغ کے ماں باپ اجازت نہ دیں تو نہ جائے یونہی

اندھے اور اپاہج اور لنگڑے اور جس کے ہاتھ کٹے ہوں ان پر فرض نہیں اور مدیون کے پاس مال ہوتو دین ادا کرے اور جائے ورنہ بغیر قرض خواہ بلکہ بغیر کفیل کی اجازت کے نہیں جا سکتا اور اگر دین معیادی ہو اور جانتا ہے کہ معیاد پوری ہونے سے پہلے واپس آ جائیگا تو جانا جائز ہے اور شہر میں جو سب سے بڑا عالم ہو وہ بھی نہ جائے یونہی اگر اس کے پاس لوگوں کی امانتیں ہیں اور وہ لوگ موجود نہیں ہیں تو کسی دوسرے شخص سے کہہ دے کہ جس جس کی امانتیں ہیں دے دینا تو اب جا سکتا ہے۔

اور اگر کفار ہجوم کر آئیں تو اس وقت جہاد کرنا فرض عین ہے یہاں تک کہ عورت اور غلام پر بھی فرض ہے اور اس کی کچھ ضرورت نہیں کہ عورت اپنے شوہر سے اور غلام اپنے آقا سے اجازت لے بلکہ اجازت نہ دینے کی صورت میں بھی جائیں اور شوہر اور آقا پر منع کرنے کا گناہ ہوا اور یونہی ماں باپ سے اجازت لینے میں بھی اور مدیون کو دائن سے اجازت کی حاجت نہیں بلکہ مریض بھی جائے ہاں ایسا مریض کہ جانے پر قادر نہ ہو اسے معافی ہے۔

(بحرالرائق)

اور جن لوگوں کو دعوت اسلام نہیں پہنچی انہیں پہلے دعوت اسلام دی جائے بغیر دعوت ان سے لڑنا جائز نہیں اور اس زمانہ میں ہر جگہ دعوت اسلام پہنچ چکی ہے ایسی حالت میں دعوت ضروری نہیں

(درمختار)

کفار سے جب مقابلہ کی نوبت آئے تو ان کے گھروں کو آگ لگا دینا اور اموال اور درختوں اور کھیتوں کو جلا دینا اور تباہ کر دینا سب کچھ جائز ہے یعنی جب یہ معلوم ہو کہ ایسا نہ کریں گے تو فتح کرنے میں مشقت اٹھانی پڑے گی اور اگر فتح کا غالب گمان ہو تو اموال وغیرہ تلف نہ کریں کہ عنقریب مسلمانوں کو ملیں گے۔

بندوق، توپ کے گولے اور بم وغیرہ سب کچھ مارنا جائز ہے۔

اور اگر چند کافروں نے مسلمانوں کو اپنے آگے کر لیا کہ گولی وغیرہ ان پر پڑے ہم ان کے پیچھے

محفوظ رہیں جب بھی ہمیں باز رہنا جائز نہیں گولی چلائیں اور قصد کافروں کے مارنے کا کریں اور اگر کوئی مسلمان مسلمان کی گولی سے مر جائے جب بھی کفارہ وغیرہ لازم نہیں جبکہ گولی چلانے والے نے کافر پر گولی چلانے کا ارادہ کیا ہو (درمختار)

کافروں کے سر کاٹ لائیں یا ان کی قبر کھود ڈالیں اس میں حرج نہیں (درمختار)

کافروں کے ہاتھ ہتھیار اور گھوڑے اور غلام اور لوہا وغیرہ جس سے ہتھیار بنتے ہیں بیچنا حرام ہے اگر چہ صلح کے زمانہ میں ہو یونہی تاجروں پر حرام ہے کہ یہ چیزیں ان کے ملک میں تجارت کے لئے لے جائیں بلکہ اگر مسلمانوں کو حاجت ہو تو غلہ اور کپڑا بھی ان کو نہ بیچیں (درمختار)

جہاد کے لئے ہر وقت تیار اور ہوشیار رہیں:-

کیونکہ دین اسلام کو بچانے اور پھیلانے کے لئے خود حضور ﷺ نے جہاد کیا اور جہاد کا سبق دیا صحابہ کرام علیہم الرضوان نے بھی جہاد میں بھر پور حصہ لیا اور خصوصا اہل بیت کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے جہاد کر کے اسلام کو سر بلند کیا اور اولیاء کرام نے بھی جہاد کیا اور ہمیں جہاد کا سبق دیا اور آج اگر ہم نے جہاد سے روگردانی کی جہاد سے منہ پھیرا تو ہم دنیا میں کفار و مشرکین کے شکنجوں میں جکڑے جائیں گے اور دین اور دنیا اور آخرت سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے تو اس لئے ہمیں بھی کفار اور مشرکین سے ڈٹ کر مقابلہ کرنا چاہئے اور جہاد میں ہر طرح حصہ لینا چاہئے اور اللہ تعالی اور رسول اللہ ﷺ کے فرامین پر عمل کرنا چاہئے۔

یہودیوں کو سرزمین حجاز سے نکال دینے کا حکم:-

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے اسی اثنا میں رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا یہودیوں کے پاس چلو ہم آپ ﷺ کے ساتھ اٹھ کر یہودیوں کے پاس گئے رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر ان سے با آواز بلند فرمایا اے یہودیوں مسلمان ہو جاؤ تم سلامت رہو گے انہوں نے کہا اے ابو القاسم آپ

نے تبلیغ کر دی رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا میں بھی یہی چاہتا ہوں کہ تم اعتراف کر لو اور اسلام لے آؤ اور سلامت رہو انہوں نے کہا اے ابو القاسم آپ نے تبلیغ کر دی رسول اللہ ﷺ نے تیسری مرتبہ ارشاد فرمایا میں بھی یہی چاہتا ہوں پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سنو! زمین اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ کی ہے اور میں یہ چاہتا ہوں کہ تم کو اس زمین سے نکال دوں لہذا تم میں سے جو شخص اپنے مال کو بیچنا چاہے اس کو بیچ دے ورنہ جان لو کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔

اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنھما بیان فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میں یہودیوں اور نصاری کو جزیرہ عرب سے ضرور نکال دوں گا اور سوا مسلمانوں کے وہاں کسی کو نہ رہنے دوں گا۔

ان احادیث کے علاوہ اور بہت سی احادیث سے جزیرہ عرب میں غیر مسلموں کے نہ رہنے کا مضمون ثابت ہے اور جزیرہ عرب میں غیر مسلموں (یعنی یہود و نصاری اور نجدیوں) کا طویل قیام ممنوع ہے اور ان سے تجارت وغیرہ بھی ممنوع ہے۔

اعلی حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں اس حکم احکم کی تکمیل خلافت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ میں ہوئی بعد کے خلفاء میں مستمر رہی قرامطہ ملاعنہ پھر عبیدی خبثا پھر وہابیہ نجدیہ ان کفار کا چند روزہ جبری تسلط نہ کسی خلیفہ یا سلطان کی اجازت سے تھا نہ کسی بین الاقوامی قانون مخترع (نئی بات نکالنے والا) کی قرارداد سے عدن میں نصاری کا قیام اور جدہ میں ان کی سفارت کا مسکن ترکیوں کی حکومت کے بعد سے ہے۔

مشرکوں سے اتحاد و داد قطعی حرام اور ان سے اخلاص دلی یقیناً کفر ہے:-

اللہ تعالی فرماتا ہے تم ان میں بہت کو دیکھو گے کہ کافروں سے دوستی کرتے ہیں بے شک کیا ہی بری ہے وہ چیز جو خود انہوں نے اپنے لئے آگے بھیجی کہ ان پر اللہ کا غضب ہوا اور انہیں ہمیشہ

ہمیشہ عذاب ہوگا اور اگر انہیں اللہ اور نبی اور قرآن پر ایمان ہوتا تو کافروں سے اتحاد و داد، محبت، موالات نہ مناتے مگر ہے یہ کہ ان میں بہت سے فرمان الٰہی سے نکلے ہوئے ہیں۔

(المائدہ پ٦ آیت ٨٠)

یہ اور بیس سے زائد آیات کریمہ ہیں جن میں مطلقاً کفار سے اتحاد و داد کو حرام و کفر فرمایا ہے مسلمان کی شان نہیں کہ واحد قہار کے ارشادات سنے اور پھر مشرکین، کافرین سے اتحاد و محبت کرے ایسے لوگوں کے لئے دنیا میں رسوائی اور آخرت میں بڑا عذاب ہے اور مشرکوں کافروں کی اطاعت، ان کا غلام بننا، جو کہیں وہی کرنا خصوصًا جسے امر و نہی سمجھتا ہو اس میں ان کی اطاعت کرنا یہ سب حرام حرام ہے اور سخت مخالفت رب ذوالجلال ہے اور گمراہی اور کفر اس کا انجام ہے حلال کو حرام اور حرام کو حلال ٹھرانا ائمہ حنفیہ کے مذہب راجح میں مطلقاً کفر ہے جب کہ ان کی حلت و حرمت قطعی ہو۔

اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے ولا تتبعوا خطوات الشیطن انه لکم عدو مبین شیطان کے پس رو نہ بنو بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

اللہ کی راہ میں نکلنے اور جہاد کی فضیلت:-

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص اللہ تعالی کی راہ میں نکلے اللہ تعالی اس کا ضامن ہو جاتا ہے جو شخص صرف میرے راستے میں جہاد کے لئے اور صرف مجھ پر ایمان اور میرے رسولوں کی تصدیق کی وجہ سے نکلتا ہو تو میں اس بات کا ضامن ہوں کہ (اگر وہ شہید ہوگیا) تو اس کو جنت میں داخل کروں گا یا اس کو اجر و غنیمت کے ساتھ گھر لوٹاؤں گا اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے اللہ کی راہ میں جو زخم لگے گا قیامت کے دن وہ اسی حالت میں اٹھے گا جس حالت میں وہ زخم لگا تھا اس کا رنگ خون کی طرح ہوگا اس کی خوشبو مشک کی طرح ہوگی اور اس ذات کی قسم جس کے

قبضہ قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے اگر مسلمانوں پر دشوار نہ ہوتا تو میں اللہ تعالی کی راہ میں جہاد کرنے والے لشکر کا ساتھ کبھی نہ چھوڑتا اور مجھے یہ پسند ہے کہ میں اللہ تعالی کی راہ میں جہاد کروں اور قتل کیا جاؤں پھر جہاد کروں اور قتل کیا جاؤں پھر جہاد کروں اور پھر قتل کیا جاؤں اور پھر جہاد کروں اور پھر قتل کیا جاؤں۔

جنت کی بشارت میں شہداء کا عام مسلمانوں سے امتیاز:-

اس حدیث شریف میں ہے کہ راہ خدا میں جہاد کرنے والے مومن کو اللہ تعالی نے جنت کی ضمانت دے دی ہے یہاں پر ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ عام مومنوں سے بھی اللہ تعالی نے جنت کا وعدہ فرمایا ہے پھر شہداء کی اس میں کیا تخصیص ہے؟

قاضی عیاض نے اس کے دو جواب دیے ہیں ایک جواب تو یہ ہے کہ راہ خدا میں لڑنے والے کو اللہ تعالی شہید ہونے کے فورا بعد جنت میں داخل کرے گا جب کہ دوسرے مسلمان قیامت کے دن حساب و کتاب کے بعد جنت میں داخل ہوں گے دوسرا جواب یہ ہے کہ وہ قیامت کے دن سب مسلمانوں سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے اور ان سے کوئی حساب و کتاب نہ ہوگا اور شہادت کی وجہ سے ان کے گناہوں کو مٹا دیا جائے گا۔

موت کی تمنا کی ممانعت کے باوجود شہادت کی تمنا کیوں جائز ہے:-

اس حدیث شریف میں رسول اکرم ﷺ نے فرمایا مجھے یہ پسند ہے کہ میں اللہ تعالی کی راہ میں جہاد کروں اور قتل کیا جاؤں پھر جہاد کروں اور پھر قتل کیا جاؤں پھر جہاد کروں پھر قتل کیا جاؤں اس حدیث شریف پر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے موت کی تمنا کرنے سے منع فرمایا پھر رسول اللہ ﷺ نے خود موت کی تمنا کیوں کی؟

اس کا جواب یہ ہے کہ دنیاوی مصائب اور مشکلات سے گھبرا کر موت کی تمنا کرنا منع ہے لیکن اللہ تعالی کے دین کی سربلندی کیلئے جان دینے اور لقاء الہی کے اشتیاق میں موت کی تمنا کو

بصورت شہادت طلب کرنا مستحسن اور مستحب ہے اور رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے۔

اے اللہ اپنے دین کے راستہ میں ہمیں شہادت کی موت عطا فرما (آمین)

اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہونے کی فضیلت:۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ہر وہ شخص جو فوت ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کا اچھا اجر ہو وہ دنیا واپس جانے کو پسند نہیں کرتا اور نہ دنیا و مافیہا کو پسند کرتا ہے البتہ شہید جب شہادت کی فضیلت کو دیکھے گا تو صرف وہ یہ تمنا کریگا کہ وہ پھر دنیا میں جائے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل کیا جائے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر وہ شخص جو جنت میں داخل گا وہ دنیا میں جانا پسند نہیں کریگا خواہ اس کو روئے زمین کی تمام چیزیں مل جائیں البتہ شہید جب اپنی عزت و وجاہت کو دیکھے گا تو صرف وہ یہ تمنا کرے گا کہ وہ پھر دنیا میں جائے اور دس بار راہ خدا میں قتل کیا جائے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ سے یہ سوال کیا گیا کہ کیا اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کے برابر کوئی عبادت ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم اس عبادت کی استطاعت نہیں رکھتے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ صحابہ کرام علیھم الرضوان نے سوال کو دہرایا یا تین مرتبہ پوچھا آپ ﷺ نے ہر بار فرمایا کہ تم اس کی طاقت نہیں رکھتے تیسری بار فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والا جہاد سے واپسی تک اس شخص کی طرح ہے کہ جو روزہ دار ہو قیام کرنے والا ہو اللہ تعالیٰ کی آیات پر عمل کرنے والا ہو روزے اور نماز سے کھلتا اور اکتا تا نہ ہو؟

اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل ہونے والے کو شہید کہنے کی وجوہات:۔

ان احادیث میں شہادت کی بہت عظیم فضیلت بیان کی گئی ہے کہ شہادت کا اجر و ثواب دیکھ کر

شہید کے سوا اور کوئی شخص دوبارہ دنیا میں واپس جانے کی تمنا نہیں کریگا۔

اللہ تعالی کی راہ میں قتل ہونے والے کو شہید کہنے کی علماء کرام نے متعدد وجوہات بیان کی ہیں نصر بن شمیل نے کہا ہے کہ ان کو شہید اس لئے کہا جاتا ہے کہ یہ زندہ ہوتے ہیں اور ان کی ارواح اسی وقت جنت میں شاہد (حاضر) ہوتی ہیں اس کے برخلاف دوسرے مسلمانوں کی ارواح قیامت کے دن جنت میں شاہد ہوں گی۔

ابن الانباری نے کہا کہ ان کو شہید اس لئے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالی اور اس کے فرشتے ان کے حق میں جنت کی شہادت دیتے ہیں۔

ایک قول یہ ہے کہ ان کے بدن سے روح نکلتے ہی انکی روح اس عزت اور اجر و ثواب پر شاہد (حاضر) ہو جاتی ہے جو اللہ تعالی نے اس کے لئے تیار کر رکھا ہے۔

ایک قول یہ ہے کہ موت کے وقت ان کے پاس ملائکہ شاہد (حاضر) ہوتے ہیں اور انکی روح کو لے جاتے ہیں۔

ایک قول یہ ہے کہ ان کا ظاہر حال ان کے ایمان اور خاتمہ بالخیر پر شہادت دیتا ہے۔

ایک قول یہ ہے کہ قیامت کے دن یہی لوگ سابقہ امتوں کے سامنے یہ گواہی دیں گے کہ ان کے انبیاء علیھم السلام نے ان کو تبلیغ کر دی تھی لیکن یہ وصف شھداء کے ساتھ خاص نہیں ہے۔

(علامہ یحیی بن شرف نووی متوفی ٦٧٦)

جو شخص اللہ تعالی کی راہ میں قتل کیا جائے اس کے قرض کے سوا باقی تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں :-

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام علیھم الرضوان میں کھڑے ہو کر یہ ذکر کیا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا اور اللہ تعالی پر ایمان لانا تمام اعمال میں افضل ہے ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی یا رسول اللہ ﷺ یہ بتائیے کہ اگر میں اللہ تعالی

کی راہ میں قتل کیا جاؤں تو کیا اس سے میرے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا ہاں اگر تم اللہ تعالی کی راہ میں قتل کئے جاؤ در آں حالیکہ تم صبر کرنے والے ہو (یعنی جم کر مقابلہ کرنے والے ہو) ثواب کی نیت رکھنے والے ہو، پیٹھ پھیرنے والے نہ ہو پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم نے کیا کہا تھا؟ اس نے عرض کی کہ یارسول اللہ ﷺ میں نے یہ کہا تھا کہ میں اگر اللہ تعالی کی راہ میں قتل کیا جاؤں تو کیا اس سے میرے گناہوں کی معافی ہو جائیگی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہاں در آں حالیکہ تم صبر کرنے والے ہو اور ثواب کی نیت رکھنے والے ہو، آگے بڑھ کر حملہ کرنے والے ہو اور پیٹھ پھیرنے والے نہ ہو تو قرض کے سوا تمہارے باقی گناہ معاف کر دیئے جائیں گے کیونکہ حضرت جرائیل علیہ السلام نے مجھے یہ ابھی بتایا ہے (مسلم شریف کتاب الامارہ)

شہیدوں کی ارواح جنت میں ہوتی ہیں اور شہداء زندہ ہیں اور انہیں رزق دیا جاتا ہے:-

مسروق بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس آیت کی تفسیر دریافت کی جو لوگ اللہ تعالی کی راہ میں قتل کئے گئے ہیں ان کو مردہ گمان مت کرو بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں ان کو رزق دیا جاتا ہے۔ حضرت ابن مسعود نے فرمایا کہ ہم نے بھی اس کو رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا تھا آپ ﷺ نے فرمایا ان کی روحیں سبز پرندوں کے پوٹوں میں رہتی ہیں ان کیلئے عرش میں قندیلیں لٹکی ہوئی ہیں وہ روحیں جنت میں جہاں چاہیں چرتی پھرتی رہتی ہیں پھر ان قندیلوں کی طرف لوٹ آتی ہیں ان کا رب انکی طرف مطلع ہو کر فرماتا ہے کیا تم کو کسی چیز کی خواہش ہے؟ وہ کہتے ہیں ہم کو کس چیز کی خواہش ہو سکتی ہے ہم جہاں چاہیں چرتے پھرتے ہیں ان سے یہ تین بار اللہ تعالی دریافت فرماتا ہے پھر جب وہ دیکھتے ہیں کہ انکے سوال کے بغیر نہیں چھوڑا جا رہا تو وہ کہتے ہیں اے ہمارے رب ہم یہ چاہتے

ہیں کہ ہماری روحوں کو ہمارے جسموں میں لوٹا دیا جائے حتی کہ ہم دوبارہ تیری راہ میں قتل کیئے جائیں پھر جب اللہ تعالی یہ دیکھے گا کہ انکو کوئی حاجت نہیں ہے تو پھر انکو چھوڑ دیا جائے گا۔

(مسلم شریف کتاب الامارہ)

غزوہ بدر میں فرشتوں کی امداد:-

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا غزوہ بدر کے دن رسول اللہ ﷺ نے مشرکین کی طرف دیکھا تو وہ ایک ہزار تھے اور آپ ﷺ کے ساتھ تین سو تیرہ (۳۱۳) مرد تھے رسول اللہ ﷺ نے قبلہ کی طرف منہ کیا اور ہاتھ اٹھا کر با آواز بلند اپنے رب سے یہ دعا کی: اے اللہ تو نے مجھ سے جو وعدہ کیا ہے اس کو پورا فرما: اے اللہ تو نے جس چیز کا مجھ سے وعدہ کیا ہے وہ عطا فرما: اے اللہ اہل اسلام کی یہ جماعت اگر ہلاک ہوگئی تو پھر روئے زمین پر تیری عبادت نہیں کی جائے گی: آپ ﷺ ہاتھ اٹھا کر مسلسل دعا فرماتے رہے حتی کہ آپ ﷺ کے شانوں سے چادر گر گئی پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ آپ ﷺ کے پاس آئے اور چادر مبارک پکڑ کر آپ ﷺ کے کندھوں پر ڈالی اور پھر پیچھے سے آپ ﷺ کے ساتھ لپٹ گئے اور کہنے لگے یا نبی اللہ: اللہ سے آپکی یہ دعا کافی ہے آپکا رب آپ سے کیئے ہوئے وعدے کو عنقریب پورا فرمائے گا پھر اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی (ترجمہ) جب تم اپنے رب سے مدد طلب کر رہے تھے تو اس نے تمہاری دعا قبول فرمائی میں تمہاری لگا تار ایک ہزار فرشتوں سے مدد فرماؤں گا پھر اللہ تعالی نے آپکی فرشتوں سے مدد فرمائی۔۔۔۔

ابو زمیل نے کہا حضرت ابن عباس نے یہ حدیث بیان کی اس روز ایک مسلمان ایک مشرک کے پیچھے دوڑ رہا تھا جو اس سے آگے تھا اتنے میں اس نے اپنے اوپر سے ایک کوڑے کی آواز سنی اور ایک گھوڑے سوار کی آواز آئی جو کہہ رہا تھا اے حیزوم آگے بڑھ (حیزوم اس فرشتے کے

گھوڑے کا نام تھا) پھر اچانک اسنے دیکھا کہ وہ مشرک اس کے سامنے چت گر پڑا اس مسلمان نے اس مشرک کی طرف دیکھا تو اسکی ناک پر چوٹ تھی اور اسکا چہرہ اس طرح پھٹ گیا تھا جیسے کوڑا لگا ہو اور اس کا جسم نیلہ پڑ گیا تھا اس انصاری نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ واقعہ بیان کیا آپ ﷺ نے فرمایا تم نے سچ کہا یہ تیسرے آسمان سے مدد آئی تھی اس دن مسلمانوں نے ستر مشرکوں کو قتل کیا اور ستر کو گرفتار کر لیا الخ

(مسلم شریف کتاب الجہاد)

رسول اللہ ﷺ کے غزوات کی تعداد:-

ابو اسحاق بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن یزید نماز استسقاء پڑھانے گئے دو رکعات نماز استسقاء پڑھا کر انہوں نے بارش کے لئے دعا کی اس دن میری حضرت زید ابن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات ہوئی میرے اور انکے درمیان صرف ایک آدمی تھا میں نے ان سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کتنے غزوات میں تشریف لے گئے تھے؟ انہوں نے کہا انیس (۱۹) غزوات میں تشریف لے گئے تھے میں نے پوچھا آپ کتنے غزوات میں حضور ﷺ کے ساتھ تھے؟ انہوں نے کہا سترہ (۱۷) غزوات میں، میں نے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کا سب سے پہلا غزوہ کون سا تھا؟ انہوں نے ذات العسیر یا ذات العشیر کہا (مسلم شریف کتاب الجہاد)

اس حدیث شریف کے علاوہ اور کافی احادیث میں بیان کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ انیس (۱۹) غزوات میں تشریف لے گئے تھے نبی کریم ﷺ کے غزوات اور دیگر لشکروں کی تعداد میں اہل مغازی کا اختلاف ہے امام ابن سعد وغیرہ نے تفصیل اور ترتیب کے ساتھ ستائیس (۲۷) غزوات اور چھپن (۵۶) دیگر غزوات کا ذکر کیا ہے اور یہ بیان کیا ہے کہ نو (۹) غزوات میں رسول اللہ ﷺ نے بنفسہ (یعنی خود) قتال کیا ہے وہ غزوات یہ ہیں۔

بدر، احد، مریسیع، خندق، قریظہ، خیبر، مکہ، حنین اور طائف

(علامہ یحیٰی بن شرف نووی متوفی ٦٧٦)

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ سرکار دو عالم ﷺ نے بذات خود جہاد کیا صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے بھی جہاد کیا اور بلکہ حضور ﷺ کے خاندان نے، اہل بیت اطہار نے یزیدیوں کے خلاف جہاد کیا اور دین اسلام کی حفاظت کی اور آنے والی نسلوں کو جہاد کا سبق دیا۔

اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ اللہ تعالی اپنے حبیب ومحبوب ﷺ کے صدقہ وطفیل جہاد جیسے اہم فریضہ کو اپنانے کی توفیق اور جذبہ وحوصلہ وہمت عطا فرمائے (آمین)

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين وصلى الله تعالى على خير خلقه نور عرشه زينة فرشه قاسم رزقه سيدنا ملجانا ماونا محمد و آله واصحابه اجمعين

عبدالنبی الفقیر انوار احمد رضا مصطفوی رضوی میلسی

نائب مفتی دارالعلوم انوار القادریہ کراچی

٢٦ محرم الحرم شریف ١٤٢٤ھ

دنیائے سنّیت کا پیغام

- نماز روزہ و دیگر فرائض، واجبات اور سنّتوں کی پابندی کیجئے۔
- قرآن مجید کا ترجمہ کنزالایمان ضرور پڑھا کیجئے۔
- گستاخان رسول وصحابہ و اہل بیت اور اولیاء کے گستاخوں سے بچا کیجئے۔
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کا پرچار کیجئے۔
- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر و ناظر مانیئے۔
- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک پر ضرور ضرور انگوٹھے چومیں۔
- مساجد میں بوقت اذان صلوٰۃ وسلام پڑھنا رائج کیجئے۔
- ہر جمعہ کی نماز کے بعد مسجدوں میں کھڑے ہو کر ضرور سلام پڑھیں۔
- ہر مشکل میں یا اللہ (جل جلالہ) مدد، یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) مدد کہا کیجئے۔
- گیارہویں شریف، نیاز و فاتحہ اور دیگر معمولات اہل سنت پر عمل کیجئے۔
- ۱۲ ربیع الاول کے دن جلوس میں ضرور شرکت کیجئے۔
- محفل نعت میں آیا کیجئے۔
- اولیاء کرام کے مزارات پر حاضری دیا کیجئے۔

انجمن انوار القادریہ کی تمام کتابیں رعایتی قیمت پر حاصل کیجئے۔